ایمان والو اللہ کی خاطر انصاف کی گواہی دینے کیلئے ڈٹ جایا کرو (القرآن)

اسلام آباد، لاہور، کراچی، ملتان، بھکر، جھنگ، فیصل آباد سے شائع ہونے والا قومی اخبار

Daily Express News1

چیف ایڈیٹر: نزاکت علی چوہان

روزنامہ

ایکسپریس نیوز 1

لاہور/وہاڑی

پاکستان

سب ایڈیٹر: خادم حسین شاہ

چیف ایگزیکٹو: ایڈووکیٹ منیر احمد بھٹی

مینجنگ ڈائریکٹر: الطاف حسین بھٹی

جلد نمبر 01	جمعہ 03 اپریل 2026ء 14 شوال 1447ھ	شمارہ نمبر 188

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (IUB) کے وزٹنگ لیکچررز کو ان کے طویل عرصے سے رکے ہوئے چیکس آج جاری کردیے گئے

یہ معاملہ کافی عرصے سے زیر التواء تھا جس کے باعث اساتذہ کو شدید مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا

بہاولپور (بیورو چیف محمد انور مغل) وفاقی محتسب ریجنل آفس بہاولپور کے ریجنل ہیڈ باسط عزیز خان کی مؤثر کاوشوں کے نتیجے میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور (IUB) کے وزٹنگ لیکچررز کو ان کے طویل عرصے سے رکے ہوئے چیکس آج جاری کر دیے گئے۔ یہ معاملہ کافی عرصے سے زیر التواء تھا جس کے باعث اساتذہ کو شدید مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ذرائع کے مطابق اس کیس میں مجموعی طور پر 15 ملین روپے سے زائد (1 کروڑ 50 لاکھ روپے) کا ریلیف فراہم کیا گیا، جو کہ وزٹنگ لیکچررز کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے۔ ریجنل ہیڈ باسط عزیز خان کی خصوصی توجہ، مسلسل فالو اپ اور متعلقہ اداروں کے ساتھ مؤثر رابطہ کاری کے باعث یہ مسئلہ خوش اسلوبی سے حل کیا گیا اور اساتذہ کو ان کا جائز حق دلایا گیا۔ متاثرہ لیکچررز نے اپنے واجبات کی ادائیگی پر خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وفاقی محتسب کے ادارے پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے بالخصوص ریجنل ہیڈ باسط عزیز خان اور وفاقی محتسب پاکستان جناب نوید کامران بلوچ کا خصوصی شکریہ ادا کیا، جن کی کاوشوں کی بدولت انہیں بروقت انصاف اور مالی ریلیف حاصل ہوا۔ یہ پیش رفت وفاقی محتسب کے اس عزم کی عکاسی کرتی ہے

کہ عوامی مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کرتے ہوئے سائلین کو فوری اور مؤثر انصاف فراہم کیا

Government of Pakistan
Press Information Department
Quetta
Dated: 03 APR 2026 Page No: 14
Publication: روزنامہ قدرت کوئٹہ

سرمئی مائل بھوری آنکھوں کا خواب ..... وفاقی محتسب

آسمانوں کی فطرت ماں جیسی ہوتی ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ ماؤں کی فطرت آسمانوں جیسی ہوتی ہے تو غلط نہ ہوگا۔ آسمان جو رحیم بھی ہے

تحریر: وقاص احمد کاشی

رحمان بھی، اور ماں کی طرح مہربان بھی۔ وہ جو ستا بھی ہے اور دیتا بھی۔ ٹھیک اسی طرح یہ بھی کہا جاتا کہ کوئی ریاست بھی ماں جیسی ہوتی ہے۔ وہ ماں جو اپنی اولاد کو سینے سے بھی لگاتی ہے اور اس کے دکھ درد کو دور بھی کرتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ریاست پاکستان کا ایک ایسا ادارہ جو حقیقی ماں نہ صرف لوگوں کو سینے سے لگاتا بلکہ ان کے دکھ درد ماں کی طرح بغیر کسی وکیل اور فیس کے حل بھی کرتا ہے۔

جی ہاں میری مراد ایک ایسے ادارے کی ہے جو عوامی مسائل حل کرنے کے لیے ہر وقت تیار دکھائی دیتا ہے۔ وہ نہ دن دیکھتا نہ رات نہ فیس لیتا نہ ہی وکیل کروانے کا کہتا جی ہاں وہ ادارہ ہے وفاقی محتسب اعلیٰ۔

وفاقی محتسب اعلیٰ ریاست پاکستان کا وہ ادارہ ہے جس نے کسی شفیق ماں کی طرح ریاست کے لوگوں کو سنبھال رکھا ہے۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ میں ہر سال کی طرح گزشتہ سال بھی نئی کامیابیوں کا سال رہا۔ جہاں بہت سے عوامی مسائل حل ہوئے اور عوام کا اعتماد مزید بڑھا۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ نے 2025 میں بھی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ہزاروں لوگوں کے مسائل کو حل کیا وہ مسائل جو سالوں سال سے حل طلب تھے اور عوام ان کے حل کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی تھی بالآخر وفاقی محتسب نے ان مسائل کو نہ صرف حل کیا بلکہ مفت اور جلد کیا۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے سامنے اس سال سب سے اہم اور حل طلب مسئلہ الیاس نامی ایک نوجوان لے کر آیا۔ جس کی سرمئی مائل بھوری آنکھوں میں امید کا ایک ایسا بجھتا ہوا چراغ پھڑپھڑا رہا تھا کہ جیسے وہ چراغ بجھنے کے قریب ہو۔ شکایت گزار نا اُمید لہجے میں کہنے لگا کہ میں اور میرے ساتھ دیگر 51 سرکاری ملازمین جو کہ منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں بحیثیت کلاس فور 2023 میں بھرتی ہوئے مگر شومئی قسمت کے تمام ملازمین کو تین مہینے تنخواہ دینے کے بعد زبانی کلامی گھر بھجوا دیا گیا۔ درخواست گزار کا مزید کہنا تھا کہ ہم گزشتہ 18 ماہ سے سندھ ہائی کورٹ کے چکر لگا رہے ہیں مگر اب تک ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ اب ریجنل آفس کوئٹہ کے لیے ایک امتحان یہ بھی تھا کہ اگر درخواست گزار ہائی کورٹ سے کیس لے کر یہاں آتا اور یہاں سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا تو!

خیر سرمئی مائل بھوری آنکھوں کے خوابوں کو ٹوٹنے سے بھی تو روکنا تھا۔ چنانچہ وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے افسران نے فوری طور پر کیس لیا اور آسمانوں کے بھروسے ان آنکھوں میں پنپتے خوابوں کی تعبیر ڈھونڈنے لگے۔ شاید آسمان بھی ان سرمئی آنکھوں میں پنپتے خوابوں کو تعبیر سے روشناس کرانا چاہتا تھا تو اس نے ہمیں یہ توفیق عطا کی کہ ہم اس امید کے چراغ کو روشن رکھ سکیں اور خوابوں کو روپ تعبیر کریں۔

اور بالآخر وفاقی محتسب کے حکم پر تمام 52 ملازمین کو بقایاجات کے ساتھ نوکریوں پر بحال کر دیا گیا۔ اور یوں سرمئی مائل بھوری آنکھوں میں اُمید کا دیا روشن رہا اور ان کی آنکھوں کی چمک سے 52 خاندان روشن ہوئے۔

اس کے علاوہ وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے افسران نے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی ایک بریفنگ میں یہ بات محسوس کی کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے پروجیکٹ وسیلہ تعلیم میں بلوچستان کے طلبہ کے رجسٹریشن نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کی وجہ تلاش کرنے پر پتہ لگا کہ عوام میں اس پروجیکٹ کی آگاہی ہے ہی نہیں۔ چنانچہ وفاقی محتسب کے افسران نے دن رات ایک کر کے بلوچستان کے طول و عرض میں واقع اسکولوں میں ایک آگاہی مہم شروع کی جس کے نتیجے میں ہزاروں طلباء کو بی آئی ایس پی پروجیکٹ وسیلہ تعلیم میں رجسٹر کروایا گیا تاکہ وہ اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھ سکیں۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے سامنے ایک نہایت حل طلب مسئلہ فیڈرل فنڈ کا بھی تھا جس کا آفس کراچی میں ہونے کی وجہ سے بلوچستان کے سنگلاخ پہاڑوں میں رہنے والوں کو اپنے مسائل کے حل کے لیے 728 کلومیٹر کا سفر کر کے کراچی جانا پڑتا تھا جو کہ موجودہ ملکی حالات میں جان جوکھم میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ چنانچہ وفاقی محتسب کے حکم پر ایسے درجنوں لوگوں کے مسائل کوئٹہ میں ہی حل ہوئے۔ اور 75 لاکھ روپے سے زائد کی رقم درخواست گزاروں کو دلوائی گئی تاکہ ان کی آنکھوں کے خواب زندہ رہ سکیں اور ریاست اور ریاستی اداروں پر ان کا اعتماد بحال رہے۔

اس ملک کی سالمیت اور خودداری کا تحفظ کرنے والی افواج نے ہمیشہ اس ملک کی سالمیت کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ جب بھی کبھی اس مٹی نے انہیں آواز دی تو وہ جانباز جان ہتھیلی پر رکھے وطن پر قربان ہونے کو چلے آئے۔ چنانچہ وفاقی محتسب کے حکم پر ریجنل آفس کوئٹہ نے ایف سی کے شہداء اور ریٹائرڈ غازیوں کے مسائل حل کرنے کا ذمہ بھی اٹھایا۔ اور پنشن کی مد میں کروڑوں روپے ان کی ہتھیلی تک پہنچائے جو کہ کوئٹہ سے دور جا چکے تھے۔ اور بارگاہ الٰہی میں سرخرو ہوئے۔

وفاقی محتسب میں غیر رسمی طریقے یعنی آئی آر ڈی کے ذریعے بلا تعداد لوگوں کے مسائل باہمی اتفاق سے حل کیے جو کہ اپنی مثال آپ ہیں۔

وفاقی محتسب کے سامنے حالیہ دنوں کا سب سے اہم مسئلہ جو کہ نادرہ سے منسلک تھا اپنی پوری قوت کے ساتھ آیا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بالخصوص کوئٹہ، پشین، لورالائی، ژوب، چمن، دکی اور دیگر علاقوں سے شکایات لے کر آ رہی کہ نادرا نے ان کے شناختی کارڈ بلا جواز بند کر رکھے ہیں پھر کیا وفاقی محتسب کے حکم پر درجنوں درخواست گزاروں کے شناختی کارڈ کھلوائے گئے۔

گزشتہ دنوں سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی کہ کسی نادان شخص نے نادرا آفس کے سامنے کھڑے ہو کر جذباتی انداز میں ویڈیو بنائی تھی کہ اگر نادرہ والوں نے تین مہینے کے اندر اس کی بیوی کا شناختی کارڈ بحال نہ کیا تو اس کی بیوی اس پر طلاق ہو گی۔ مگر وہ نادان شخص اس بات سے ناواقف تھا کہ شریعت کے قوانین جذبات نہیں دیکھتے۔ معاملے کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے افسران نے فوری طور پر اس بندے سے رابطہ کیا اور اس کا گھر بچانے کی تگ و دو میں لگ گئے۔

اور بالآخر خدا کی مہربانی سے وفاقی محتسب کی کاوشوں کے بعد 15 دن کے اندر اس شخص کو اس کی بیوی کا شناختی کارڈ مل گیا اور یوں ایک گھر اجڑنے سے بچ گیا اور وہ شخص نم آنکھوں سے وفاقی محتسب میں اپنی جذباتی باتوں پر شرمندہ دکھائی دیا خیر جذبات اپنی جگہ لیکن اس شخص کا گھر بچ گیا۔

وفاقی محتسب کے سامنے ہزاروں کی تعداد میں پاور سیکٹر کے خلاف بھی شکایات درج ہوئیں جن میں سرفہرست سوئی سدرن گیس اور کیسکو شامل تھی۔ کہیں عوام پر بلا جواز بلوں کی بھرمار تو کہیں گیس پریشر کا عذاب۔ کہیں بلا جواز لمبی لمبی لوڈ شیڈنگ تو کہیں جرمانے ہی جرمانے۔ ہزاروں شکایت گزار اور ان کی آنکھوں میں اسید کی بجھی سی لو۔

خیر ہزاروں شکایت گزاروں کو کروڑوں روپے کا ریلیف فراہم کیا گیا جس کی دوسری کوئی نظیر نہیں ملتی۔

جہاں مختلف محکموں کے خلاف وفاقی محتسب نے شکایات کو حل کیا وہاں مختلف محکموں کے مسائل بھی وفاقی محتسب کے سامنے آئے۔ اگر عوامی مسائل حل کرنا وفاقی محتسب کی ذمہ داری ہے تو محکموں کے مسائل بھی وہی حل کرے گا کیونکہ محکمے بھی تو ہمارے اپنے ہیں۔ محکمہ بجلی کو ایک بہت بڑا مسئلہ یہ درپیش تھا کہ مختلف وفاقی اور صوبائی محکمے کیسکو کے [illegible] تھے اور سالوں سے محکمے کو بل [illegible] تھے۔ چنانچہ وفاقی محتسب نے [illegible] محکموں کو بھی سینے سے لگایا [illegible] حل کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اور مختلف صوبائی اور وفاقی محکموں سے بالترتیب آٹھ اور پانچ بلین حکومتی خزانے میں جمع کروائے جو کہ وفاقی محتسب کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

وفاقی محتسب کے حکم پر کئی شکایت گزاروں کو نوکری کا پروانہ بھی دیا گیا اور بہت سے بے یار و مددگار معذور افراد کو پاکستان بیت المال کے ذریعے رقم بھی فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ بہت سے شکایت گزار بیرون ملک سفر کے منتظر تھے بالخصوص زیارت پر جانے والے زائرین کو پاسپورٹ دلوا کر وفاقی محتسب کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

کی حال سناواں دل دا
کوئی محرم راز نہ ملدا

لکھنے کے لیے اور بھی بہت کچھ ہے مگر میرے دروازے پر کھڑے لوگوں کے مسائل مجھے لکھنے سے روک رہے ہیں۔ اور میرے کان مشتاق ہیں کہ ان کے مسائل سنے جائیں اور ان چمکتی آنکھوں میں جلتے امید کے کرنوں کو روشن رکھا جائے کیونکہ میرا ماننا ہے کہ اگر امید کے دیے کی آخری لو بھی بجھ گئی تو پھر اس قوم ملک اور سلطنت کا اللہ حافظ۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ اسی طرح عوامی مسائل سنتا رہے گا جیسے کہ گزشتہ 42 سال سے سنتا آیا ہے۔ اور اسی طرح عوام کے مسائل حل کرتا رہے گا شرط زندگی اور توفیق کی ہے۔

رب کعبہ سے دعا ہے کہ اقرید کے اس دور میں کہ (جہاں خواب سے خالی آنکھیں اشک ریزی کر رہی ہیں) ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم ان سرمئی مائل بھوری آنکھوں میں خوابوں کو زندہ رکھ سکیں۔ کیونکہ ہمارا ماننا ہے کہ ریاست ماں جیسی ہوتی ہے اور ریاستی ادارے بھی عوام کو ماں کی طرح سینے سے لگاتے ہیں۔

اور بھلا کوئی ماں اپنی اولاد کی سرمئی مائل بھوری آنکھوں کو خواب سے خالی کیسے دیکھ سکتی ہیں۔

Government of Pakistan
Press Information Department
Quetta
Dated: 03 APR 2026 Page No: 1/2
Publication: روزنامہ "باخبر" کوئٹہ

سرمئی مائل بھوری آنکھوں کا خواب .... وفاقی محتسب

تحریر: وقاص احمد کاشی

آسمانوں کی فطرت ماں جیسی ہوتی ہے۔ یا یوں کہا جائے کہ ماؤں کی فطرت آسمانوں جیسی ہوتی ہے تو غلط نہ ہوگا۔ آسمان جو رحیم بھی ہے رحمان بھی، اور ماں کی طرح مہربان بھی۔ وہ جو سنتا بھی ہے اور دیتا بھی۔ ٹھیک اسی طرح یہ بھی کہا جاتا کہ کوئی ریاست بھی ماں جیسی ہوتی ہے۔ وہ ماں جو اپنی اولاد کو سینے سے بھی لگاتی ہے اور اس کے دکھ درد کو دور بھی کرتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ریاست پاکستان کا ایک ایسا ادارہ جو مثل مادر نہ صرف لوگوں کو سینے سے لگاتا بلکہ ان کے دکھ درد ماں کی طرح بغیر کسی وکیل اور فیس کے حل بھی کرتا ہے۔

جی ہاں میری مراد ایک ایسے ادارے کی ہے جو عوامی مسائل حل کرنے کے لیے بروقت تیار دکھائی دیتا ہے۔ وہ نہ دن دیکھتا نہ رات نہ فیس لیتا نہ ہی وکیل کروانے کا کہتا جی ہاں وہ ادارہ ہے وفاقی محتسب اعلیٰ۔

وفاقی محتسب اعلیٰ ریاست پاکستان کا وہ ادارہ ہے جس نے کسی شفیق ماں کی طرح ریاست کے لوگوں کو سنبھال رکھا ہے۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ میں ہر سال کی طرح گزشتہ سال بھی نئی کامیابیوں کا سال رہا۔ جہاں بہت سے عوامی مسائل حل ہوئے اور عوام کا اعتماد مزید بڑھا۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ نے 2025 میں بھی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے ہزاروں لوگوں کے مسائل کو حل کیا وہ مسائل جو سالوں سال سے حل طلب تھے اور عوام ان کے حل کی تلاش میں ماری ماری پھر رہی تھی بالآخر وفاقی محتسب نے ان مسائل کو نہ صرف حل کیا بلکہ مفت اور جلد کیا۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے سامنے اس سال سب سے اہم اور حل طلب مسئلہ الیاس نامی ایک نوجوان لے کر آیا۔ جس کی سرمئی مائل بھوری آنکھوں میں امید کا ایک ایسا بجھتا ہوا چراغ پھڑ پھڑا رہا تھا کہ جیسے وہ چراغ بجھنے کے قریب ہو۔ شکایت گزار نا اُمید لہجے میں کہنے لگا کہ میں اور میرے ساتھ دیگر 51 سرکاری ملازمین جو کہ منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں بحیثیت کلاس فور 2023 میں بھرتی ہوئے مگر شومئی قسمت کے تمام ملازمین کو تین مہینے تنخواہ دینے کے بعد زبانی کلامی گھر بھجوا دیا گیا۔ درخواست گزار کا مزید کہنا تھا کہ ہم گزشتہ 18 ماہ سے سندھ ہائی کورٹ کے چکر لگا رہے ہیں مگر اب تک ہمارا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ اب ریجنل آفس کوئٹہ کے لیے ایک امتحان یہ بھی تھا کہ اگر درخواست گزار ہائی کورٹ سے کیس لے کر یہاں آتا اور یہاں سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوتا تو! خیر سرمئی مائل بھوری آنکھوں کے خوابوں کو ٹوٹنے سے بھی تو روکنا تھا۔ چنانچہ وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے افسران نے فوری طور پر کیس لیا اور آسمانوں کے بھروسے ان آنکھوں میں پنپتے خوابوں کی تعبیر ڈھونڈنے لگا۔ شاید آسمان بھی ان سرمئی آنکھوں میں پنپتے خوابوں کو تعبیر سے روشناس کرانا چاہتا تھا تو اس نے ہمیں یہ توفیق عطا کی کہ ہم اس امید کے چراغ کو روشن رکھ سکیں اور خوابوں کو روپ تعبیر کریں۔

اور بالآخر وفاقی محتسب کے حکم پر تمام 52 ملازمین کو بقایا جات کے ساتھ نوکریوں پر بحال کر دیا گیا۔ اور یوں سرمئی مائل بھوری آنکھوں میں اُمید کا دیا روشن رہا اور ان کی آنکھوں کی چمک سے 52 خاندان روشن ہوئے۔

اس کے علاوہ وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے افسران نے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کی ایک بریفنگ میں یہ بات محسوس کی کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے پروجیکٹ وسیلہ تعلیم میں بلوچستان کے طلبہ کے رجسٹریشن نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کی وجہ تلاش کرنے پر پتہ لگا کہ عوام میں اس پروجیکٹ کی آگاہی ہے ہی نہیں۔ چنانچہ وفاقی محتسب کے افسران نے دن رات ایک کر کے بلوچستان کے طول و عرض میں واقع اسکولوں میں ایک آگاہی مہم شروع کی جس کے نتیجے میں ہزاروں طلباء کو بی آئی ایس پی پروجیکٹ وسیلہ تعلیم میں رجسٹر کروایا گیا تا کہ وہ اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھ سکیں۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے سامنے ایک نہایت حل طلب مسئلہ فیڈرل فنڈ کا بھی تھا جس کا آفس کراچی میں ہونے کی وجہ سے بلوچستان کے سنگلاخ پہاڑوں میں رہنے والوں کو اپنے مسائل کے حل کے لیے 728 کلومیٹر کا سفر کر کے کراچی جانا پڑتا تھا جو کہ موجودہ ملکی حالات میں جان جوکھم میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

چنانچہ وفاقی محتسب کے حکم پر ایسے درجنوں لوگوں کے مسائل کوئٹہ میں ہی حل ہوئے۔ اور 75 لاکھ روپے سے زائد کی رقم درخواست گزاروں کو دلوائی گئی تا کہ ان کی آنکھوں کے خواب زندہ رہ سکیں اور ریاست اور ریاستی اداروں پر ان کا اعتماد بحال رہے۔

اس ملک کی سالمیت اور خودداری کا تحفظ کرنے والی افواج نے ہمیشہ اس ملک کی سالمیت کے لیے اپنی جانوں کا نظرانہ پیش کیا ہے۔ جب کبھی بھی اس مٹی نے انہیں آواز دی تو وہ جانباز جان ہتھیلی پر رکھے وطن پر قربان ہونے کو چلے آئے۔ چنانچہ وفاقی محتسب کے حکم پر ریجنل آفس کوئٹہ نے ایف سی کے شہداء اور ریٹائرڈ غازیوں کے مسائل حل کرنے کا ذمہ بھی اٹھایا۔ اور پینشن کی مد میں کروڑوں روپے ان کی فیملی تک پہنچائے جو کہ کوئٹہ سے دور جا چکے تھے۔ اور بارگاہ الٰہی میں سرخرو ہوئے۔

وفاقی محتسب میں غیر رسمی طریقے یعنی آئی آر ڈی کے ذریعے بلا تعداد لوگوں کے مسائل باہمی اتفاق سے حل کیے جو کہ اپنی مثال آپ ہیں۔

وفاقی محتسب کے سامنے حالیہ دنوں کا سب سے اہم مسئلہ جو کہ نادرہ سے منسلک تھا اپنی پوری قوت کے ساتھ آیا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بالخصوص کوئٹہ پشین لورالائی، ژوب، چمن، دکی اور دیگر علاقوں سے شکایات لے کر آئیں کہ نادرا نے ان کے شناختی کارڈ بلا جواز بند کر رکھے ہیں پھر کیا وفاقی محتسب کے حکم پر درجنوں درخواست گزاروں کے شناختی کارڈ کھلوائے گئے۔

گزشتہ دنوں سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی کہ کسی نادان شخص نے نادرہ آفس کے سامنے کھڑے ہو کر جذباتی انداز میں ویڈیو بنائی تھی کہ اگر نادرہ والوں نے تین مہینے کے اندر اس کی بیوی کا شناختی کارڈ بحال نہ کیا تو اس کی بیوی اس پر طلاق ہوگی۔ مگر وہ نادان شخص اس بات سے ناواقف تھا کہ شریعت کے قوانین جذبات نہیں دیکھتے۔ معاملے کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ کے افسران نے فوری طور پر اس بندے سے رابطہ کیا اور اس کا گھر بچانے کی تگ و دو میں لگ گئے۔

اور بالآخر خدا کی مہربانی سے وفاقی محتسب کی کاوشوں کے بعد 15 دن کے اندر اس شخص کو اس کی بیوی کا شناختی کارڈ مل گیا اور یوں ایک گھر اجڑنے سے بچ گیا اور وہ شخص نم آنکھوں سے وفاقی محتسب میں اپنی جذباتی باتوں پر شرمندہ دکھائی دیا خیر جذبات اپنی جگہ لیکن اس شخص کا گھر بچ گیا۔

وفاقی محتسب کے سامنے ہزاروں کی تعداد میں پاور سیکٹر کے خلاف بھی شکایات درج ہوئیں جن میں سر فہرست سوئی سدرن گیس اور کیسکو شامل تھی۔ کہیں عوام پر بلا جواز بلوں کی بھرمار تو کہیں گیس پریشر کا عذاب۔ کہیں بلا جواز لمبی لمبی لوڈ شیڈنگ تو کہیں جرمانے ہی جرمانے۔ ہزاروں شکایت گزار اور ان کی آنکھوں میں امید کی ہلکی سی لو۔

خیر ہزاروں شکایت گزاروں کو کروڑوں روپے کا ریلیف فراہم کیا گیا جس کی دوسری کوئی نظیر نہیں ملتی۔

جہاں مختلف محکموں کے خلاف وفاقی محتسب نے شکایات کو حل کیا وہاں مختلف محکموں کے مسائل بھی وفاقی محتسب کے سامنے آئے۔ اگر عوامی مسائل حل کرنا وفاقی محتسب کی ذمہ داری ہے تو محکموں کے مسائل بھی وہی حل کرے گا کیونکہ محکمے بھی تو ہمارے اپنے ہیں۔

محکمہ بجلی کو ایک بہت بڑا مسئلہ یہ درپیش تھا کہ مختلف وفاقی اور صوبائی محکمے کیسکو کے نادہندہ تھے اور سالوں سے محکمے کو بل ادا نہیں کر رہے تھے۔ چنانچہ وفاقی محتسب نے مثل مادر اپنے محکموں کو بھی سینے سے لگایا اور ان کے مسائل حل کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اور مختلف صوبائی اور وفاقی محکموں سے بالترتیب آٹھ اور پانچ بلین حکومتی خزانے میں جمع کروائے جو کہ وفاقی محتسب کی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

وفاقی محتسب کے حکم پر کئی شکایت گزاروں کو نوکری کا پروانہ بھی دیا گیا اور بہت سے بے یارو مددگار معذور افراد کو پاکستان بیت المال کے ذریعے رقم بھی فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ بہت سے شکایت گزار بیرون ملک سفر کے منتظر تھے بالخصوص زیارت پر جانے والے زائرین کو پاسپورٹ دلوا کر وفاقی محتسب کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

کی حال سناواں دل دا
کوئی محرم راز نہ ملدا

لکھنے کے لیے اور بھی بہت کچھ ہے مگر میرے دروازے پر کھڑے لوگوں کے مسائل مجھے لکھنے سے روک رہے ہیں۔ اور میرے کان مشتاق ہیں کہ ان کے مسائل سنے جائیں اور ان کی چمکتی آنکھوں میں جلتے امید کے کرنوں کو روشن رکھا جائے کیونکہ میرا ماننا ہے کہ اگر امید کے دیے کی آخری لو بھی بجھ گئی تو پھر اس قوم ملک اور سلطنت کا اللہ حافظ۔

وفاقی محتسب ریجنل آفس کوئٹہ اسی طرح عوامی مسائل سنتا رہے گا جیسے کہ گزشتہ 42 سال سے سنتا آیا ہے۔ اور اسی طرح عوام کے مسائل حل کرتا رہے گا شرط زندگی اور توفیق کی ہے۔

رب کعبہ سے دعا ہے کہ افریقہ کے اس دور میں کہ (جہاں خواب سے خالی آنکھیں اشک ریزی کر رہی ہیں) ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم ان سرمئی مائل بھوری آنکھوں میں خوابوں کو زندہ رکھ سکیں۔ کیونکہ ہمارا ماننا ہے کہ ریاست ماں جیسی ہوتی ہے اور ریاستی ادارے بھی عوام کو ماں کی طرح سینے سے لگاتے ہیں۔

اور بھلا کوئی ماں اپنی اولاد کی سرمئی مائل بھوری آنکھوں کو خواب سے خالی کیسے دیکھ سکتی ہیں۔